www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the watermark

مادہ	الفاظ اور عنوان
لبث	لَبِثَ ٹھہرنا تَلَبَّثَ ٹھہرے رہنا (۲۲/۱۵)
لبد	لِبَد، لُبَد۔ وافر بہت
لَبَسَ	لَبِسَ پہننا لِبَاس پوشاک } ص ۲/۳
	لَبَسَ ملانا لَبْس شک وشبہ
لبن	(لَبَن دودھ ص ۲/۴)
لجأ	مَلْجَأ پناہ
لجّ	لَجَّ اڑنا لُجَّة گہرائی
لحد	اَلْحَدَ ٹیڑھا ہونا الحاد ٹیڑھ
	مُلْتَحَد پناہ
لحف	اَلْحَفَ چمٹنا
لحق	لَحِقَ ملنا اَلْحَقَ ملانا
لحم	(لَحْم گوشت ص ۲/۴)
لحن	لَحَنَ بولنا (کیفیت)
لحی	(لِحْيَة داڑھی ص ۲/۴)
لدّ	لَدَّ جھگڑا کرنا اَلَدّ۔ لُدّ جھگڑالو
لدن / لدی	لَدُنْ۔ لَدَیْ پاس
لذّ	لَذَّة مزا
لزب	لَزَبَ چمٹنا لازب مٹی کی قسم
لزم	لَزِمَ چمٹنا (اَلْزَمَ لازم کرنا۔ چمٹانا ۳/۹)
لسن	لِسَان زبان ص ۲/۴) بولی ۱۶/۱۰۳
لطف	لطیف مہربان تَلَطَّفَ نرم ہونا
لظی	لظی آگ تَلَظّٰی آگ جلانا
لعب	لَعِبَ کھیلنا
لعل	لَعَلَّ شاید
لعن	لَعَنَ بددعا دینا
لغب	لَغَبَ تھکنا لُغُوب تھکاوٹ
لغو	لَغْو بے ہودہ کلام
	اَلْغٰی فضول باتیں بنانا
لفت	لَفَتَ پھیرنا اِلْتَفَتَ پیچھے دیکھنا

مادہ	الفاظ اور عنوان
لفح	لَفَحَ آگ کا جلانا
لفظ	لَفَظَ بولنا
لفّ	لَفَّ لپیٹنا اِلْتَفَّ لپٹنا
لفو	اَلْفٰی پانا
لقب	لَقَب (ج القاب) نام رکھنا
لقح	لَقَحَ اٹھانا۔ ہوا۔
لقط	اِلْتَقَطَ اٹھانا (ص ۳/۴)
لقف	لَقِفَ نگلنا
لقم	اِلْتَقَمَ نگلنا (لقمانؑ ص ۱/۱)
لقی	لِقَیَ ملنا لِقَاء۔ تلاق ملاقات
	تِلْقَاء جانب۔ پاس
	اَلْقٰی ڈالنا۔ دل میں بات ڈالنا۔ رکھنا
	لَقّٰی۔ اِلْتَقٰی ملنا تَلَقّٰی سیکھنا۔ لینا
	لَاقٰی ایک دوسرے سے ملنا
لم	لَمْ نہیں لِمَ کیوں
لمح	لمح دیکھنا (کیفیتِ نظر)
لمز	لَمَزَ طعنہ دینا
لمس	لَمَسَ چھونا لَامَسَ مجامعت کرنا
	اِلْتَمَسَ۔ ڈھونڈنا۔
لمّ	لَمَم گناہ لَمًّا اکٹھا ہونا
	لَمَّا۔ کُلَّمَا۔ جب۔
لو	لَوْ اگر لَوْلَا۔ لَوْمَا کیوں نہ
لوح	لَوْح تختہ لوح محفوظ لوحِ محفوظ
	لَاحَ۔ آگ کا جلانا۔
لوذ	لِوَاذًا نکلنا
لوط	(لوطؑ ص ۱/۱)
لوم	لام برا بھلا کہنا۔ گرفت کرنا
	(اَلَامَ ملامت کرنا ۲۷/۱۳۲)
	(تَلَاوَمَ ایک دوسرے کو ملامت کرنا ۶۸/۳۰)

مادہ	الفاظ اور عنوان
لون	لَوْن رنگ
لوی	لَوَی موڑنا لَوَّی ہلانا
لهب	لَهَب شعلہ (ابولہب ص ۱/۱)
لهث	لَهَثَ آواز۔ پیاسا۔ ہانپنا
لهم	اَلْهَمَ دل میں بات ڈالنا
لهو	لَهْو کھیلنا اَلْهٰی غافل کرنا
	(تَلَهّٰی غفلت برتنا ۸۰/۱۰)
لیت	لَيْتَ افسوس
لیس	لَيْسَ نہیں
لیل	لَيْل رات اور اس کے اوقات
لین	لِيْنَة کھجور
	لَانَ نرم ہونا اَلَانَ نرم کرنا
	م
ما	مَا جو۔ کچھ۔ کیا۔ مَاذَا کیا
مائی	(مِائَة سو ص ۱/۱۲)
متع	مَتَّعَ فائدہ دینا متاع فائدہ۔ سامان
	تَمَتَّعَ فائدہ اٹھانا اِسْتَمْتَعَ فائدہ چاہنا
متن	متین مضبوط
متی	مَتٰی کب
مثل	اَمْثَل۔ مُثْلٰی اچھا (مثالی)
	مَثُلَات عذاب
	تَمَثَّلَ شکل وصورت بنانا
مجد	مجید بڑا (بزرگ)
مجس	(مجوس آتش پرست ص ۱/۱)
محص	مَحَّصَ پاک کرنا
محق	مَحَقَ مٹانا
محل	مِحَال طاقت
محن	اِمْتَحَنَ آزمائش کرنا
محو	مَحَا مٹانا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰٓی اِذَا فُتِحَتْ یَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَھُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ (۲۱/۹۶) — یہاں تک کہ یاجوج اور ماجوج کھول دیے جائیں اور وہ ہر بلندی سے دوڑ رہے ہوں۔

اور اس کا دوسرا معنی کسی جاندار کے جسم سے کوئی چیز جدا ہونا ہے اور نُسَالَہ داڑھی سے گرے ہوئے بالوں کو کہتے ہیں یا پرندوں کے ان پروں کو جو جھڑ کر گر جاتے ہیں اور چونکہ اولاد بھی ماں باپ کے جسم کا حصہ ہوتا ہے جو ان سے جدا ہوتی ہے۔ لہٰذا اولاد کو نسل سے تعبیر کرتے ہیں (مف) ابن الفارس نے بھی یہی دو معنے بیان کیے ہیں (م ل)

نَسْل (مع) سے مراد کسی مخصوص انسان کی تمام تر پشتیں ہوتی ہیں۔ گویا یہ لفظ اولاد اور ذُرِّیَّت وغیرہ سب سے عام ہے۔ ارشاد باری ہے:

وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِیْنٍ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ۔ (۳۲/۸) — اور انسان کی پیدائش کو مٹی سے شروع کیا۔ پھر اس کی نسل خلاصے (یعنی) حقیر پانی سے پیدا کی۔

۶۔ حَفَدَة: حَفَدَ بمعنی کام کرنے میں پھرتی دکھانا (مف منجد) دعائے قنوت کے الفاظ وَاِلَیْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ سے یہی مراد ہے اور حَافِد بمعنی تَبَرَّعًا تیزی کے ساتھ خدمت بجا لانے والا خواہ یہ اجنبی ہو یا رشتہ دار (مف) اور حَافِد اور حَفِیْد دونوں کے معنی پوتا بھی ہیں (مف منجد) اور حَافِدْ کی جمع حَفَدَة ہے۔ امام راغب کے نزدیک حَفَدَة کا اطلاق سُسر اور اولاد دونوں طرف کے رشتہ داروں پر ہوتا ہے (اناث اس میں شامل نہیں) ارشاد باری ہے:

وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِیْنَ وَحَفَدَةً (۱۶/۷۲) — اور تمہارے لیے تمہاری بیویوں سے بیٹے اور پوتے پیدا کیے۔

۷/۸ آل اور اَھْل: بعض اہل لغت کے نزدیک یہ دونوں لفظ ہم معنی ہیں اور رشتہ دار یا خاندان کے معنوں میں آتے ہیں۔ مگر ان دونوں لفظوں میں کئی فرق ہیں مثلاً:

(۱) اَھْل کا دائرہ اس لحاظ سے محدود ہے کہ اس میں صرف گھر والے یعنی بیوی بچے شامل ہوتے ہیں جبکہ آل میں ذہنی یگانگت رکھنے والے بھی شامل ہوتے ہیں مثلاً اَھْل فرعون سے صرف اس کے گھر والے اور آل فرعون سے گھر والوں کے علاوہ اس کے اہل کار اور اس سے متعلق تمام لوگ شامل ہیں۔ اسی طرح آل النبیؐ میں آنحضرتؐ کے رشتہ داروں کے علاوہ امت کے وہ لوگ بھی شامل ہیں، جنھیں علم و معرفت کے لحاظ سے آپ سے خصوصی تعلق ہو۔

(۲) اور اَھْل کا دائرہ آل سے اس لحاظ سے وسیع ہے کہ یہ غیر ذوی العقول کی طرف بھی مضاف ہو سکتا ہے۔ مثلاً اھل البلد (شہر والے) یا اہل الارض تو کہا جا سکتا ہے مگر آل البلد یا آل الارض نہیں کہہ سکتے۔ اسی طرح اہل المدینہ، اہل الذکر، اہل الکتاب اور اہل النار کی بھی صورت ہے۔

(۳) آل کا لفظ صرف کسی معروف ہستی کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ مثلاً آل ابراہیم یا آل عمران تو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ (۲۸/۲۲) اور جب موسیٰ نے مدین کی طرف رُخ کیا۔

اور تلقاء نفس بمعنی خود بخود۔ اپنے آپ۔ فَعَلَ الْاَمْرَ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِہٖ اس نے کام کو خود بخود کیا (منجد) نہ اس کی کسی نے مدد کی نہ کسی نے مجبور کیا۔ قرآن میں ہے:

قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ (۱۰/۱۵) کہہ دو مجھے یہ اختیار نہیں ہے کہ میں قرآن کو اپنے آپ بدل دوں۔

۴۔ حَوْلَ ،حَالَ کا بنیادی معنی تغیّر پذیری حرکت اور انتقال ہے۔ اور حول الشیئ بمعنی کسی چیز کی وہ جانب جس کی طرف اسے پھیرنا ممکن ہو۔ (مف) بعد میں یہ لفظ کسی چیز کے ارد گرد، گرداگرد (منجد) یا آس پاس کے معنوں میں استعمال ہونے لگا۔ قرآن میں ہے:

فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ (۲/۱۷) پھر جب آگ نے اس کے ارد گرد کی چیزیں روشن کیں تو خدا نے ان لوگوں کی روشنی زائل کر دی۔

ماحصل: (۱) عِنْدَ: قرب زمانی اور مکانی کے لیے آتا ہے اور مِنْ داخل ہو تو مزید تاکید کے لیے ہوتا ہے۔

(۲) لَدُنْ: پر مِنْ ہمیشہ داخل ہوتا ہے۔ عِنْدَ سے اخص اور ابلغ ہے۔ مزید قربت اور تمکن کے لیے آتا ہے

لَدَی اس کا ہم معنی ہے جو من کے بغیر آتا ہے۔

(۳) تلقاءِ: نفس کے ساتھ مل کر خود بخود اپنے آپ کے معنی دیتا ہے۔ عند انفسکم کی نسبت اس میں تاکید بھی ہے اور قربت بھی۔ اور مقابل کی سمت بھی متعین کرتا ہے۔

(۴) حول: کسی چیز کے گرداگرد یا آس پاس۔

۲۔ پاک

کے لیے سُبحان، قُدّوس، زَکیّہ، طہورا، طیّب اور ان کے مشتقات آئے ہیں۔

۱۔ سُبْحَان: ابن فارس کے نزدیک لفظ سَبَحَ کے بنیادی معنی دو ہیں (۱) عبادت کی قسم۔ (۲) دوڑنے کی قسم۔ (م۔ل)

اور امام راغب سَبَحَ کے معنی کسی چیز کا پانی یا ہوا میں تیرنا یا تیز رفتاری سے گزر جانا لکھتے ہیں (مف) سَبَّاح بمعنی بڑا تیراک۔ اور فَرَسٌ سَبُوْحٌ اس گھوڑے کو کہتے ہیں جو رفتار میں تیزی کی وجہ سے اِدھر اُدھر نہ ہلے (منجد) چنانچہ قرآن میں ہے:

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ (۲۱/۳۳) اور وہی تو ہے جس نے رات اور دن اور سورج اور چاند کو بنایا (یہ) سب (یعنی سورج، چاند اور ستارے) آسمان میں تیر رہے ہیں۔

اسی طرح دوسرے مقام پر فرمایا:

وَالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا (۷۹/۳) اور ان فرشتوں کی قسم جو (فضا میں) تیرتے پھرتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور داءٌ عیاءٌ لاعلاج مرض کو کہتے ہیں (منجد) ارشاد باری ہے :

اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ یَعْیَ بِخَلْقِهِنَّ (۴۶/۳۳) — کیا انہوں نے نہیں دیکھا، خدا نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور ان کے پیدا کرنے سے تھکا نہیں

۵۔ حَسَرَ : اَلْعَیّ سے اگلا درجہ ہے (ف ل ۱۰) یعنی تھکاوٹ کی وجہ سے سخت لاچار ہو جانا۔ ارشادِ باری ہے :

ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِیْرٌ (۶۷/۴) — پھر دوبارہ (سہ بارہ) نظر کر تو (ہر دفعہ) نظر تیرے پاس ناکام اور تھک کر لوٹ آئے گی۔

۶۔ اَدَ (یَئُوْدُ) کے اصل معنی بوجھ اور گرانباری کی وجہ سے اپنی گزرگاہ سے ٹیڑھا ہو جانا ہے (مف) اور عرف عام میں اس کا معنی بوجھ اور گرانباری کی وجہ سے تھک جانا ہے۔ ارشادِ باری ہے :

وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا (۲/۲۵۵) — اس کی کرسی زمین و آسمان پر حاوی ہے اور اسے ان دونوں کی حفاظت گرانبار نہیں کرتی۔

ماحصل : (۱) سَئِمَ : کسی کام سے طبیعت اکتا جانا۔

(۲) نَصَبَ : تھکاوٹ کی وجہ سے جسم مستوی رکھ سکنا۔

(۳) لَغَبَ ، تھکاوٹ کی وجہ سے کمزور ہو جانا۔

(۴) عَیَّ ، تھکاوٹ کی وجہ سے مزید کام کرنے سے عاجز ہونا۔

(۵) حَسَرَ : تھکاوٹ اور عاجزی میں عیّ سے اگلا درجہ

(۶) اَدَ : بوجھ اور گرانباری کی وجہ سے تھکنا۔

www.KitaboSunnat.com

۲۸ —— تھمنا (رکنا)

کے لیے سَكَنَ، سَكَتَ اور رَهْوًا کے الفاظ آتے ہیں۔

۱۔ سَكَنَ : حرکت کے بعد ٹھہراؤ کو سکون کہتے ہیں۔ ظاہری اور معنوی دونوں طرح سے استعمال ہوتا ہے۔ اور اس کی ضد علی الترتیب حرکت اور اضطراب ہے (مف) ارشادِ باری ہے :

اِنْ یَّشَاْ یُسْكِنِ الرِّیْحَ (۴۲/۳۳) — اگر خدا چاہے تو ہوا کو ٹھہرا دے۔

۲۔ سَكَتَ : بمعنی خاموش ہونا (منجد) باتیں کرتے کرتے چپ ہو جانا (مف) ٹھہر جانا، تھم جانا اور سَكِّیْت اور سَاكُوْت اس شخص کو کہتے ہیں جو زیادہ چپ رہنے والا ہو۔ اور سَكَتَ الْغَضَبُ بمعنی غصہ کا فرد ہونا ہے (منجد) قرآن میں ہے :

وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ (۷/۱۵۴) — اور جب تھم گیا موسیٰ کا غصہ (عثمانی)

۳۔ رَهْوًا : رَهَا یَرْهُوْا : بمعنی نرم رفتار سے چلنا۔ اور رَهَا الْبَحْرُ بمعنی سمندر کا سکون پذیر ہونا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خریدار کو کہتے ہیں۔ ارشاد باری ہے:

إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ (۹/۱۱۱) — اللہ نے مسلمانوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال جنت کے عوض خرید لیے ہیں۔

۲۔ تِجَارَۃ: تجر کا لفظ بھی خریدنے اور بیچنے دونوں معنوں میں آتا ہے۔ لیکن اس میں خریدنے یا بیچنے سے اصل غرض نفع کمانا ہوتا ہے جبکہ بیع وشرای میں اس سے مقصد کوئی دوسری غرض پوری کرنا ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ (۲/۱۶) — یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے ہدایت کے عوض گمراہی خریدی تو ان کی تجارت نے انہیں کچھ نفع نہ دیا۔

ماحصل: (۱) بَاعَ: خرید وفروخت کرنا۔ جبکہ غرض ذاتی ضرورت پوری کرنا ہو۔ اور عرف عام میں بائع بیچنے والے کو کہتے ہیں۔

(۲) شَرٰی: خرید وفروخت کرنا جبکہ غرض ذاتی ضرورت پوری کرنا ہو۔ البتہ اشتری خریدنا کے معنوں میں آتا ہے۔

(۳) تَجَرَ: خرید وفروخت کرنا جبکہ اصل غرض نفع کمانا ہو۔

۹۔ خزانہ

کے لیے قِنْطَار، کَنْز اور خَزَائِن کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ قِنْطَار: سونے چاندی یا نقدی کی ایک بھاری مقدار (ج قناطیر) صاحب فقہ اللغۃ کے نزدیک یہ مقدار چار ہزار دینار یا اس سے زائد ہے (فل ۶۴) یا بارہ ہزار اوقیہ (فل ۲۸۷) قرآن میں ہے:

وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ (۳/۷۵) — اور اہل کتاب میں سے کچھ ایسے بھی ہیں کہ اگر آپ ان کے پاس ایک خزانہ بھی بطور امانت رکھیں تو اس کی بازادائی کر دیں گے۔

۲۔ کَنْز (ج کنوز) ایسا جمع شدہ مال جو لوگوں سے چھپایا جائے خواہ وہ دفینہ کی شکل میں ہو یا کسی دوسرے ذریعہ سے۔ اور ابن الفارس کے نزدیک ہر وہ مال جسے سربند کیا جائے۔ اور کَنَزَ المال بمعنی مال جمع کیا۔ دفن کیا (م۔ق) (م ل) قرآن میں ہے:

وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا (۱۸/۸۲) — اور جو دیوار تھی وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی جس کے نیچے ان لڑکوں کے لیے ایک خزانہ تھا۔

۳۔ خَزَائِن: (واحد خزینۃ) خزینہ ذخیرہ کیا ہوا۔ جمع شدہ مال (منجد) گودام۔ سٹور۔ نقدی ہو یا کوئی دوسری جنس۔ پوشیدہ ہو یا ظاہر۔ اور خزن میں دو بنیادی باتیں ہیں (۱) اکٹھا کرنا (۲) حفاظت کرنا خزنت السر بمعنی میں نے راز کو محفوظ رکھا (م۔ل) اور اس جمع شدہ مال کے محافظ کو خازن کہتے ہیں۔ ارشادِ باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارض و سماء اسمائے نسبیہ سے ہیں، یعنی ہر چیز اپنے فوق کے لحاظ سے اَرض ہے اور وُہی چیز اپنے ماتحت کے لحاظ سے سَماء ہے بجز سب سے اُوپر کے آسمان کے کہ وُہ ارض نہیں بنتا۔

قرآن میں ہے:

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ (۶۵/۱۲) — اللہ ہی تو ہے جس نے سات آسمان بنائے اور ویسی ہی زمینیں۔

تو یہاں اَرض کا لفظ اسی معنی میں استعمال ہوا ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں باقی سب مقامات پر سات آسمانوں کے ساتھ ایک زمین کا ذکر فرمایا ہے۔

پھر اَرض کا لفظ کسی ایک ہی چیز کے نچلے حصّہ کے لیے بھی بولا جاتا ہے اور سَماء کا اس کے اُوپر کے حصّہ کے لیے۔ لیکن اس کی مثال قرآن میں نہیں ہے۔

زمین کی بڑی بڑی دو اقسام ہیں۔ (۱) برّ (۲) بحر۔

۱۔ بَرّ: بمعنی زمین کا وُہ حصّہ جو خشک ہے اور اس پر انسان یا دوسرے خشکی کے جانور آباد ہیں یا ہو سکتے ہیں۔ اور یہ حصّہ کل سطحِ زمین کا چوتھا حصّہ ہے۔

۲۔ بَحر: زمین کا وُہ حصّہ جو زیرِ آب ہے یعنی جس حصّہ پر سمندر واقع ہیں۔ اور یہ حصّہ رقبہ کے لحاظ سے خشکی کے حصّہ سے تین گنا زیادہ ہے۔ اس حصّہ میں صرف آبی جانور ہی زندہ رہ سکتے ہیں اور بحر سے مراد وُہ دریا اور نہریں بھی ہیں جو خشکی میں بہتی ہیں۔ ارشادِ باری ہے:

هُوَ الَّذِیْ یُسَیِّرُكُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ۔ (۱۰/۲۲) — وہی تو ہے جو تم کو خشکی اور تری میں چلنے پھرنے اور سَیر کرنے کی توفیق دیتا ہے۔

اور خشکی کی مختلف اقسام جو قرآن میں مذکور ہوئی ہیں وُہ یہ ہیں:
جُرُز[۱]، سُهُول[۲]، سَاهِرَة[۳]، صَعِيد[۴]، قِيعَة[۵] (قوع) صَفْصَف[۶]، عَرَاء[۷] (عری) زَلَق[۸]، صَفْوَان[۹] (صفو) فَجْوَة[۱۰] (فج) صَلْدًا[۱۱]، سَاحَة[۱۲] (سیح) رَبْوَة[۱۳] (ربو)، نَجْد[۱۴]، رِيْع[۱۵]، وَادِي[۱۶]، مَوَاطِن[۱۷] اور جُدَد[۱۸] کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ جُرُز: جَرَزَ بمعنی کاٹنا اور سَیفٌ جِرَازٌ بمعنی کاٹنے والی تلوار (م۔ل) اور اَرْضُ الْجُرُز بمعنی خشک، بنجر اور ناقابلِ کاشت زمین۔ ایسی زمین جہاں بارش بہت کم ہوتی ہو (ف ل ۷۰، ۲۶۶)

ارشادِ باری ہے:

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ۔ (۳۲/۲۷) — کیا وُہ نہیں دیکھتے کہ ہم بنجر زمین کی طرف پانی کو رواں کرتے ہیں۔ پھر اس میں سے کھیتی پیدا کرتے ہیں جس میں سے اُن کے چوپائے بھی کھاتے ہیں اور وُہ خود بھی۔

۲۔ سُهُول: (سہل کی جمع) نرم اور ہموار زمین۔ میدانی حصّے (منجد) قرآن میں ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنْ يُّؤْتُوْآ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ۔ کہ وُہ قرابتداروں اور مسکینوں کو کچھ نہ دیں گے۔
(۲۴/۲۲)

ماحصل: (۱) مَیْسَرَۃ: آسانی سے گزر بسر ہونا تنگی کے بعد۔
(۲) طَوْل: گزر بسر کا کفیل ہونا۔
(۳) بَسْطَۃ: فراخی اور کشادگی خواہ کسی چیز میں ہو۔
(۴) اُولُوا السَّعَۃ: آسودہ حال لوگ۔ جو لوگ پس انداز کر سکیں۔

۴۔ فراخ ہونا۔۔۔ کرنا

کے لیے رَحُبَ، وَسِعَ اور تَفَسَّحَ کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔

۱۔ رَحِبَ اور رَحُبَ بمعنی جگہ کا فراخ ہونا۔ صرف وسعت مکانی کے لیے آتا ہے۔ کسی جگہ یا مکان کا فراخ ہونا اور اس کی ضد ضاقَ ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ (۹/۲۵) اور زمین اپنی فراخی کے باوجود ان پر تنگ ہوگئی۔

اور مَرْحَبٌ کا لفظ بطور دُعا استعمال ہوتا ہے۔ مَرْحَبًا بمعنی خوش آمدید۔ اور بد دعا کیلیے لَا مَرْحَبًا کہتے ہیں یعنی تمہارے لیے کوئی گنجائش یا جگہ نہیں۔ قرآن میں ہے:

لَا مَرْحَبًا بِهِمْ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ۔ ان پر خدا کی مار! یہ بھی دوزخ میں آرہے ہیں۔
(۳۸/۵۹)

۲۔ وَسِعَ: جگہ اور حالت دونوں کے لیے آتا ہے۔ بمعنی فراخی۔ سمائی۔ گنجائش (CAPACITY) ارشادِ باری ہے:

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔ اس کی کرسی میں آسمان و زمین سما گئے ہیں۔
(۲/۲۵۵)

نیز فرمایا:

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا (۲/۲۸۶) اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی حیثیت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔

اور اَوْسَعَ بمعنی بہت مال والا ہونا۔ اور اَوْسَعَ الْمَوْضَعَ بمعنی جگہ کو کشادہ کرنا (منجد) ارشادِ باری ہے:

وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ (۵۱/۴۷) اور آسمان کو ہم ہی نے ہاتھوں سے بنایا ہے۔ اور ہم ہی اس کو فراخ کرنے والے ہیں۔

۳۔ تَفَسَّحَ بمعنی فَسَحَ بمعنی کشادہ قدم رکھنا۔ اور فَسَحَ اور تَفَسَّحَ فِي الْمَجْلِسِ بمعنی مجلس میں جگہ دینا (منجد) یعنی کھل کر اس طرح بیٹھنا کہ دوسروں کے لیے جگہ نکل آئے۔ ارشادِ باری ہے:

وَاِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں کھل کر بیٹھو تو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ لٹکنا ــــــ لٹکانا

کے لیے اَدْلٰی، تَدَلّٰی، عَلَّقَ، تَرَدَّدَ اور ذَبْذَبَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ اَدْلٰی: دَلٰی بمعنی سہولت اور نرمی کے ساتھ کسی چیز کا قریب ہونا (م۔ل) دَلَاہٗ بمعنی کسی سے نرمی اور مدارات کا سلوک کرنا۔ اور دَلْو بمعنی خالی ڈول۔ اور دَلَی الدَّلْوَ بمعنی ڈول کو کنوئیں میں ڈالنے اور نکالنے کے لیے کھینچنا۔ اور اَدْلٰی دَلْوَہٗ بمعنی اس نے خالی ڈول پانی سے بھرنے کیلیے کنویں میں لٹکایا۔ قرآن میں ہے:

وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُوا وَارِدَهُمْ فَأَدْلَىٰ دَلْوَهُ (۱۲/۱۹) اور ایک قافلہ آیا جس نے پانی لانے کے لیے اپنا آدمی (اس کنویں پر) بھیجا۔ تو اس نے اپنا ڈول لٹکایا۔

تَدَلّٰی: بمعنی خود سہولت اور نرمی سے نیچے لٹکنا۔ کہتے ہیں تَدَلَّی الثَّمَرُ مِنَ الشَّجَرِ درخت کا پھل لٹک آیا (منجد) قرآن میں ہے:

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّىٰ (۵۳/۸) پھر جبریل نزدیک ہوا پھر لٹک آیا۔

۲۔ عَلَّقَ: عَلِقَ بمعنی کسی چیز میں پھنس جانا کہتے ہیں عَلِقَ الصَّیْدُ فِی الْجُعَالَۃِ یعنی شکار جال میں پھنس گیا اور عَلَّقَ بمعنی لٹکانا، پھنسانا۔ اور عَلَقٌ بمعنی لٹکائی ہوئی چیز۔ ارشادِ باری ہے:

فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ (۴/۱۲۹) پس تم ایک ہی (بیوی کی) طرف نہ جھک جاؤ اور اس (دوسری) کو لٹکتا چھوڑ دو۔

۳۔ تَرَدَّدَ: رَدَّ بمعنی واپس کرنا۔ لوٹانا۔ موڑنا۔ اور تَرَدَّدَ بمعنی ایک خیال کا آنا۔ پھر اس کی بجائے دوسرا خیال آنا۔ وہ بھی نکل جانا پھر کوئی اور خیال آجانا۔ اور تردّد فی الامر بمعنی شک وشبہ میں پڑنا (منجد) حیران رہ جانا۔ اور کوئی فیصلہ نہ کر پانا۔ ارشادِ باری ہے:

فَهُمْ فِي رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُونَ (۹/۴۵) سو وہ اپنے خلجان میں ڈانواں ڈول ہو رہے ہیں۔

۴۔ ذَبْذَبَ۔ اَلذَّبْذَبَۃ: اصل میں معلق چیز کے ہلنے کی آواز کو کہتے ہیں۔ پھر بطور استعارہ ہر قسم کی حرکت اور اضطراب کے معنی میں استعمال ہوتا ہے (مف) اور اَلذَّبْذَبَۃ بمعنی ہوا میں حرکت کرنے والی چیز۔ وہ چیز جو پالکی کی زینت کے لیے لٹکائی جائے۔ اور ذبذب الرجل بمعنی کسی شخص کا حیران ومتردد ہونا (منجد) گویا ذَبْذَبَ میں مختلف راہوں میں سے کسی راہ کا فیصلہ نہ کر پانے کی وجہ سے اضطراب کے ساتھ خود درمیان میں لٹکے رہنا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

مُذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذَٰلِكَ لَا إِلَىٰ هَٰؤُلَاءِ وَلَا إِلَىٰ هَٰؤُلَاءِ (۴/۱۴۳) بیچ میں پڑے لٹک رہے ہیں نہ ان کی طرف (ہوتے ہیں) نہ ان کی طرف۔

ماحصل: (۱) اَدْلٰی: کسی چیز کو آہستہ آہستہ اور نرمی سے لٹکانا۔

(۲) عَلَّقَ: کسی چیز کو لٹکائے اور پھنسائے رکھنا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ بَلَعَ: بَلْعَم یا بُلْعُوْم بمعنی حلق۔ کھانا کھانے کی نالی۔ اور بَلَعَ بمعنی نگلنا۔ حلق سے نیچے اُتارنا۔ (مف) ارشادِ باری ہے:

وَقِيْلَ يٰٓاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ (۱۱/۴۴) اور زمین کو حکم دیا گیا کہ وُہ اپنا پانی نگل لے۔

۲۔ مَرَءَ: اَلْمَرِیْءُ اس نالی کو کہتے ہیں جو حلق سے معدہ تک جاتی ہے جس کے ذریعہ کھانا معدہ میں پہنچتا ہے۔ اور مَرِءَ بمعنی کھانا بسہولت اس نالی سے معدہ تک پہنچ گیا (مف) اور مَرِيْٓــًٔا۔ وُہ کھانا جو بسہولت معدہ تک پہنچ جائے۔ انجام بخیر (فق ل ۲۴۵) ارشادِ باری ہے:

فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا ہاں اگر عورتیں اپنی خوشی سے مہر کی رقم میں سے تمہیں کچھ

فَكُلُوْهُ هَنِيْٓــًٔا مَّرِيْٓــًٔا (۴/۴) چھوڑ دیں تو اسے ذوق وشوق سے کھالو۔

۳۔ سَاغَ: بمعنی کھانے یا پینے کا آرام سے گلے سے نیچے اتر جانا اور خوشگوار ہونا (منجد) قرآن میں ہے:

لَبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ (۱۶/۶۶) (اور ہم تمہیں) خالص دودھ (پلاتے ہیں)، جو پینے والوں کے لیے خوشگوار ہے۔

اور اَسَاغَ بمعنی کھانے یا پینے کی چیز کو حلق سے نیچے اتارنا۔ ارشادِ باری ہے:

وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ يَّتَجَرَّعُهٗ اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا جسے وہ گھونٹ گھونٹ کرکے

وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ (۱۴/۱۷) پئے گا اور گلے سے نیچے نہیں اتار سکے گا۔

۴۔ غَصَّ: بمعنی کھانے سے یا پانی سے گلے میں پھندا لگنا (منجد) کھانے کا گلے میں اٹک جانا اور نگل نہ سکنا۔ ارشادِ باری ہے:

اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا وَّطَعَامًا کچھ شک نہیں کہ ہمارے پاس بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی

ذَا غُصَّةٍ (۷۳/۱۳) آگ ہے اور کھانا ہے گلوگیر۔

۵۔ لَقِفَ: بمعنی کسی چیز کو جلدی سے لے لینا۔ اور لَقِفَ الطَّعَامَ بمعنی جلدی جلدی کھانا (منجد) کسی چیز کو کمال اور ہوشیاری سے لے لینا۔ اور یہ ہاتھ اور منہ میں لینے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ (مف) بمعنی جلدی سے کھانا۔ نگلنا (م ق) ارشادِ باری ہے:

وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا اور اے موسٰی! جو چیز تمہارے دائیں ہاتھ میں ہے

صَنَعُوْا (۲۰/۶۹) (یعنی عصا) اسے ڈال دے، تو جو کچھ انہوں نے بنایا ہے سب کچھ نگل جائے گا۔

۶۔ اِلْتَقَمَ: لَقَمَ بمعنی لقمہ بنانا۔ ایک بار جتنی خوراک منہ میں جا سکتی ہے۔ ہاتھ سے منہ میں ڈالنا۔ (م ل) اور اِلْتَقَمَ بمعنی جلدی سے ہڑپ کر لینا (منجد) اور بمعنی بڑے بڑے لقمے بنا کر ہڑپ کر جانا (مف) ارشادِ باری ہے:

فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ (۳۷/۱۴۲) پھر مچھلی نے یونس کو نگل لیا اور انہوں نے قابلِ ملامت کام کیا تھا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اَلۡخَیۡطُ الۡاَبۡیَضُ مِنَ الۡخَیۡطِ الۡاَسۡوَدِ مِنَ الۡفَجۡرِ (۲/۱۸۷) رات کی سیاہ دھاری سے الگ نظر آنے لگے۔

اور خِیَاط بمعنی سوئی اور مِخۡیَط بھی سوئی کو کہتے ہیں۔ اور خیّاط بمعنی درزی اور خیاطۃ بمعنی درزی کا پیشہ (منجد) قرآن میں ہے:

لَا یَدۡخُلُوۡنَ الۡجَنَّۃَ حَتّٰی یَلِجَ الۡجَمَلُ فِیۡ سَمِّ الۡخِیَاطِ (۷/۴۰) وہ بہشت میں داخل نہ ہوسکیں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہو۔

۱۲۔ غَزَلَ، غَزۡلٌ بمعنی سوت کاتنا۔ اور غزل اور اغتزل الصُّوف بمعنی اُون کاتنا۔ اور غَزۡلٌ بمعنی کاتا ہوا سوت (م۔ق) قرآن میں ہے:

وَلَا تَکُوۡنُوۡا کَالَّتِیۡ نَقَضَتۡ غَزۡلَہَا مِنۡۢ بَعۡدِ قُوَّۃٍ اَنۡکَاثًا (۱۶/۹۲) اور اس عورت کی طرح نہ ہو جانا جس نے اپنا سوت تو محنت سے کاتا پھر اسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔

۱۳۔ حِلۡیَۃ، حَلَی الۡمَرۡءَۃ: بمعنی عورت کے لیے زیور بنانا۔ عورت کو آراستہ کرنا۔ سنوارنا۔ اور حَلِیَتِ المرءۃ بمعنی عورت کا زیور پہننا۔ حَلّٰی بمعنی زیور پہنانا۔ اور حِلۡیَۃ بمعنی زیور (ج حُلِیٌّ) اور حِلۡیَۃُ الۡاِنۡسَان بمعنی انسان کا رنگ وروپ اور ظاہری شکل وصورت (منجد)

۱۴۔ اَسۡوِرَۃ؛ سَوَّرَ الۡمَرۡأَۃَ بمعنی عورت کو کنگن پہنانا۔ اور سِوَار اور اَسۡوَار بمعنی کنگن (ج سُوۡر، اَسۡوِرَۃ اور اَسَاوِر) ارشاد باری ہے:

یُحَلَّوۡنَ فِیۡہَا مِنۡ اَسَاوِرَ مِنۡ ذَہَبٍ (۱۸/۳۱) ان کو جنت میں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے۔

اور جو چیز (کپڑا وغیرہ) فرش کے اوپر بچھایا جائے اسے مفروشۃ (ج مفروشات) کہتے ہیں۔ قرآن کریم میں ایسے کئی مفروشات کا ذکر آیا ہے۔

مثلاً (۱) نَمَارِق (واحد نمرق) قرآن میں ہے:

وَّنَمَارِقُ مَصۡفُوۡفَۃٌ (۸۸/۱۵) اور غالیچے برابر بچھے ہوئے (عثمانیؒ)

(۲) زَرَابِی (واحد زَرۡبِی اور زَرۡبِیَّۃ) اس سے اگلی آیت ہے:

وَّزَرَابِیُّ مَبۡثُوۡثَۃٌ (۸۸/۱۶) اور مخمل کے غالیچے جگہ جگہ پھیلے ہوئے (عثمانیؒ)

(۳) رَفۡرَف: قرآن میں ہے:

عَلٰی رَفۡرَفٍ خُضۡرٍ (۵۵/۷۶) سبز قالینوں پر (جالندھری)

(۴) عَبۡقَرِیٌّ: ایک قسم کا عمدہ فرش (مف) اس آیت کا اگلا حصہ ہے:

وَّعَبۡقَرِیٍّ حِسَانٍ (۵۵/۷۶) اور نفیس مسندوں پر (جالندھریؒ)

(۵) حَصِیۡر: بمعنی قیدخانہ بھی اور بمعنی چٹائی بھی (منجد) قرآن میں ہے:

وَجَعَلۡنَا جَہَنَّمَ لِلۡکٰفِرِیۡنَ حَصِیۡرًا (۱۷/۸) اور ہم نے جہنم کو کافروں کے لیے قیدخانہ بنا رکھا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ